آؤ، خود دیکھ لو 6

جو نئے سرے سے پیدا ہوا ہو

jo nae sire se paidā huā ho

Born Again

by Bakhtullah

[Ao, Khud Dekh Lo 6]

(Urdu—Persian script)

© 2023 www.chashmamedia.org
published and printed by
Good Word, New Delhi

The title cover is a collage of
BiancaVanDijk https://pixabay.com/images/id-7318705/
geralt https://pixabay.com/images/id-7771227/.

Bible quotations are from UGV.

for enquiries or to request more copies:
askandanswer786@gmail.com

فہرست

سچائی جاننے کی پیاس	1
جو نئے سرے سے پیدا ہوا ہو	2
تیروں گا یا ڈوب جاؤں گا؟	3
ہماری منزل: آسمان کی بادشاہی	3
ہمارا وسیلہ: پانی اور روح	5
روح کا اَن دیکھا کام	7
ہماری راہ: مصلوب مسیح	7
نور کے پاس آؤ	9
انجیل، یوحنا 3:1-21	10

فلسطین میں ایک عزت دار آدمی بنام نیکدیمس رہتا تھا۔ ایک رات وہ خداوند عیسیٰ کے پاس آیا۔ اُس نے کہا، ”اُستاد، ہم جانتے ہیں کہ آپ ایسے اُستاد ہیں جو اللہ کی طرف سے آئے ہیں۔“

سچائی جاننے کی پیاس

نیکدیمس ایک دلچسپ آدمی ہے۔ وہ ایک بڑا عالِم ہے۔ وہ جانتا ہے کہ المسیح آنے والا ہے۔ اور وہ اُسے دیکھنے کے لئے تڑپ رہا ہے۔ اب عیسیٰ المسیح سامنے آیا ہے۔ اُس کی باتیں اور کام ظاہر کرتے ہیں کہ وہ خدا کی طرف سے ہے۔

پروانہ بتی سے کھنچ جاتا ہے۔ اِسی طرح جس کے اندر سچائی جاننے کی پیاس ہے وہ خداوند عیسیٰ سے کھنچ جاتا ہے۔ یہی نیکدیمس کا حال ہے۔

کوئی چیز مسیح میں ہے جو اُسے کھینچ رہی ہے۔ اِس لئے نیکدیمس اُس کے پاس پہنچتا ہے۔

کیا آپ کے اندر سچائی جاننے کی پیاس ہے؟

جو نئے سرے سے پیدا ہوا ہو

عیسیٰ مسیح جواب میں کیا کہتا ہے؟

وہ ایک چونکا دینے والی بات فرماتا ہے۔ "مَیں تجھے سچ بتاتا ہوں، صرف وہ شخص اللہ کی بادشاہی کو دیکھ سکتا ہے جو نئے سرے سے پیدا ہوا ہو۔"

کیا آپ نے کچھ نوٹ کیا؟

نیکدیمس، عیسیٰ مسیح کی بڑی تعریف کرتا ہے۔ جواب میں مسیح ایک بالکل الگ بات چھیڑتا ہے۔ کیوں؟

اُسے نیکدیمس کا پیاسا دل صاف نظر آتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ کیا چیز اِس پیاس کو بجُھا سکتی ہے۔ اور یہ چیز نئے سرے سے پیدا ہونے کا عمل ہے۔

تیروں گا یا ڈوب جاؤں گا ؟

نیکدیمس پاک نوشتوں کی گہری گہری باتیں جانتا ہے۔ اب وہ سوچ رہا ہے کہ یہ آدمی کون ہے جو عیسیٰ کہلاتا ہے۔ وہ نہ صرف ایک بڑا عالم ہے۔ اُس سے بڑے معجزے بھی ہو رہے ہیں۔ کیا یہ وہ نجات دینے والا ہے جس کے انتظار میں ہم ہیں؟ نیکدیمس اُلجھن میں پڑا ہے۔ اب وہ رات کے وقت آ گیا ہے تاکہ سکون سے عیسیٰ مسیح کی باتیں سن لے۔ وہ محسوس کر رہا ہے کہ مَیں نہر کے کنارے پر کھڑا ہوں۔ اب سوال ہے کہ کیا مَیں غوطہ لگاؤں یا نہیں؟ اگر لگایا تو کیا ہو گا؟ تیروں گا یا ڈوب جاؤں گا؟

جو بھی خداوند مسیح کے حضور آتا ہے اُسے اِس سوال کا سامنا کرنا پڑتا ہے: تیروں گا یا ڈوب جاؤں گا؟

ہماری منزل: آسمان کی بادشاہی

مسیح اُس کی پریشانی دُور نہیں کرتا بلکہ اُسے مزید اُلجھن میں ڈال دیتا ہے: تجھے نئے سرے سے پیدا ہونا ہے اگر تُو آسمان کی بادشاہی دیکھنا چاہتا ہے۔

یہ آسمان کی بادشاہی کیا چیز ہے؟

پاک نوشتے بتا چکے تھے کہ آسمان کی بادشاہی آنے والی ہے۔مطلب ہے خدا کی بادشاہی آنے والی ہے۔ اُس وقت اُس کا دُنیا پر پورا راج ہو گا۔ تب نہ صرف گناہ گاروں بلکہ گناہ کو ختم کیا جائے گا۔ یہ ایک نئی دُنیا ہو گی جس میں نہ گناہ ہو گا، نہ جنگ اور نہ موت۔

یہودی اِس بادشاہی کے انتظار میں تھے۔ نیکدیمس بھی یہ بادشاہی دیکھنے کا پیاسا ہے۔ مگر مسیح فرما رہا ہے کہ تم اِس بادشاہی کو صرف اِس صورت میں دیکھ سکتے ہو کہ تم نئے سرے سے پیدا ہوئے ہو۔

یہ کتنی عجیب بات ہے۔ نئے سرے سے پیدا ہونے کا کیا مطلب ہے؟

بڑے عالم نیکدیمس کو سمجھ نہیں آتی بات۔ وہ مسیح کو اُکسانے کے لئے پوچھتا ہے، ”کیا مطلب؟ بوڑھا آدمی کس طرح نئے سرے سے پیدا ہو سکتا ہے؟ کیا وہ دوبارہ اپنی ماں کے پیٹ میں جا کر پیدا ہو سکتا ہے؟“

ہمارا وسیلہ: پانی اور روح

عیسیٰ مسیح جواب دیتا ہے، "مَیں تجھے سچ بتاتا ہوں، صرف وہ شخص اللہ کی بادشاہی میں داخل ہو سکتا ہے جو پانی اور روح سے پیدا ہوا ہو۔"

پانی اور روح؟ نیکدیمس کو سمجھ نہیں آتی کہ مسیح کیا کہنا چاہتا ہے۔ کیا آپ کو پتہ ہے؟

خدا نے حزقیاہ نبی سے صدیوں پہلے فرمایا تھا کہ

> مَیں تم پر صاف پانی چھڑکوں گا تو تم پاک صاف ہو جاؤ گے۔ ہاں، مَیں تمہیں تمام ناپاکیوں اور بُتوں سے پاک صاف کر دوں گا۔
>
> تب مَیں تمہیں نیا دل بخش کر تم میں نئی روح ڈال دوں گا۔ مَیں تمہارا سنگین دل نکال کر تمہیں گوشت پوست کا نرم دل عطا کروں گا۔ کیونکہ مَیں اپنا ہی روح تم میں ڈال کر تمہیں اِس قابل بنا دوں گا کہ تم میری ہدایات کی پیروی اور میرے احکام پر دھیان سے عمل کر سکو۔ (حزقی ایل 36:25-27)

مطلب صاف ہے: پہلے، خدا المسیح کے وسیلے سے اپنے لوگوں کو پانی سے پاک صاف کرے گا۔ دوسرے، وہ اُن کے سخت دلوں میں نئی روح ڈال دے گا۔ پانی پاک ہو جانے کا نشان ہے جبکہ روح الٰہی زندگی کا نشان ہے جس سے انسان خدا کی راہوں پر چل سکتا ہے۔

ایک ہی کام کے دو پہلو ہیں: جب ہم خداوند عیسیٰ پر ایمان لاتے ہیں تب وہ ہمیں پاک بھی کرتا ہے اور ہمارے اندر اپنا روح ڈال دیتا ہے جو ہمیں تبدیل کر دیتا ہے۔

غرض نئی پیدائش کا کیا مطلب ہے؟

پانی اور روح ایسا الٰہی کام ہے جس سے انسان پورے طور پر بدل جاتا ہے۔

اِس کی کیا ضرورت ہے؟

انسان اپنی گناہ گار حالت کی وجہ سے خدا کے حضور نہیں آ سکتا نہ جنت میں داخل ہو سکتا ہے۔ صرف وہ داخل ہو سکتا ہے جو پورے طور پر پاک صاف ہو جاتا ہے، جس کا دل ایک دم بدل گیا ہے۔

روح کا اَن دیکھا کام

لیکن یہ نئی پیدائش کس طرح ظاہر ہوتی ہے؟

خداوند مسیح ہَوا کی مثال دیتا ہے: ہم ہَوا کو نہ دیکھ سکتے نہ اُسے کنٹرول کر سکتے ہیں۔ وہ اپنی مرضی سے چلتی ہے۔ تب ہم اُسے محسوس کرتے ہیں۔ پیڑوں کے پتے ہلتے ہیں۔ پودے ہَوا میں لہلہاتے ہیں۔ خدا کا روح بھی اِسی طرح ہے۔ وہ اپنی مرضی سے کسی کے دل میں آ کر اُسے تبدیل کرتا ہے۔ اُسے دیکھا نہیں جاتا لیکن اُس کے کام سے انسان خدا کی قربت میں چلنے لگتا ہے۔

ہماری راہ: مصلوب مسیح

ہم یہ نئی زندگی کس طرح پا سکتے ہیں؟

خداوند عیسیٰ کھمبے پر لٹکے سانپ کی مثال پیش کرتا ہے: جب اسرائیلی ابھی ریگستان میں پھر رہے تھے تو ایک جگہ پر وہ بڑبڑانے لگے۔ نتیجتاً بہتوں کو زہریلے سانپوں سے ڈسا گیا۔ جب موسیٰ نے اُن کی

سفارش کی تو خدا نے فرمایا کہ "ایک سانپ بنا کر اُسے کھمبے سے لٹکا دے۔ جو بھی ڈسا گیا ہو وہ اُسے دیکھ کر بچ جائے گا۔"

جس نے کھمبے پر لٹکے سانپ پر نظر کی وہ بچ گیا۔

مسیح کو بھی کھمبے سے لٹکا دیا گیا۔ جو اُس پر نظر کرے وہ ابدی موت سے بچ جائے گا۔

تب خداوند عیسیٰ ایک بات سناتا ہے جو ایک جُملے میں انجیل کی پوری خوش خبری پیش کرتی ہے:

> کیونکہ اللّٰہ نے دنیا سے اِتنی محبت رکھی کہ اُس نے اپنے اکلوتے فرزند کو بخش دیا، تاکہ جو بھی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ابدی زندگی پائے۔ کیونکہ اللّٰہ نے اپنے فرزند کو اِس لئے دنیا میں نہیں بھیجا کہ وہ دنیا کو مجرم ٹھہرائے بلکہ اِس لئے کہ وہ اُسے نجات دے۔

نور کے پاس آؤ

تو جو خوشی کا یہ پیغام قبول نہیں کرتا اُس کا کیا بنے گا؟

خداوند مسیح فرماتا ہے: اللّٰہ کا نور اِس دنیا میں آیا۔ [...] جو سچا کام کرتا ہے وہ نور کے پاس آتا ہے۔

خداوند عیسیٰ اللّٰہ کا نور ہے۔ جو اُس کے پاس آتا ہے اُس میں یہ نور چمکنے لگتا ہے۔ اور یہ نور اُس کے اچھے کاموں سے ظاہر ہو جاتا ہے۔ لیکن جو اندھیرے میں رہنا پسند کرتا ہے وہ بُرا کام کرتا ہے۔ اُس کے اپنے کام اُسے مجرم ٹھہراتے ہیں۔ اِس حالت میں وہ آسمان کی بادشاہی میں داخل نہیں ہو سکتا۔

جو نئے سرے سے پیدا ہوا ہو اُس میں پاک روح بستا ہے اور وہ مسیح کو تکتا رہتا ہے۔ اُس کا دل اُس کے نور سے بھرا رہتا ہے۔ وہ اِس دُنیا میں رہتے ہوئے ابدی زندگی پاتا ہے۔

کیا مجھے نئی پیدائش مل چکی ہے؟ کیا اُس کا روح مجھ میں بستا ہے اور مَیں مسیح کو تکتا رہتا ہوں؟ کیا اُس کا نور میری زندگی میں چمک دمک رہا ہے؟

انجیل، یوحنا 3:1-21

فریسی فرقے کا ایک آدمی بنام نیکدیمس تھا جو یہودی عدالتِ عالیہ کا رُکن تھا۔ وہ رات کے وقت عیسیٰ کے پاس آیا اور کہا، ”اُستاد، ہم جانتے ہیں کہ آپ ایسے اُستاد ہیں جو اللہ کی طرف سے آئے ہیں، کیونکہ جو الٰہی نشان آپ دکھاتے ہیں وہ صرف ایسا شخص ہی دکھا سکتا ہے جس کے ساتھ اللہ ہو۔“

عیسیٰ نے جواب دیا، ”مَیں تجھے سچ بتاتا ہوں، صرف وہ شخص اللہ کی بادشاہی کو دیکھ سکتا ہے جو نئے سرے سے پیدا ہوا ہو۔“

نیکدیمس نے اعتراض کیا، ”کیا مطلب؟ بوڑھا آدمی کس طرح نئے سرے سے پیدا ہو سکتا ہے؟ کیا وہ دوبارہ اپنی ماں کے پیٹ میں جا کر پیدا ہو سکتا ہے؟“

عیسیٰ نے جواب دیا، ”مَیں تجھے سچ بتاتا ہوں، صرف وہ شخص اللہ کی بادشاہی میں داخل ہو سکتا ہے جو پانی اور روح سے پیدا ہوا ہو۔ جو کچھ جسم سے پیدا ہوتا ہے وہ جسمانی ہے، لیکن جو روح

سے پیدا ہوتا ہے وہ روحانی ہے۔ اِس لئے تُو تعجب نہ کر کہ مَیں کہتا ہوں، 'تمہیں نئے سرے سے پیدا ہونا ضرور ہے۔' ہَوا جہاں چاہے چلتی ہے۔ تُو اُس کی آواز تو سنتا ہے، لیکن یہ نہیں جانتا کہ کہاں سے آتی اور کہاں کو جاتی ہے۔ یہی حالت ہر اُس شخص کی ہے جو روح سے پیدا ہوا ہے۔"

نیکدیمس نے پوچھا، "یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟"

عیسیٰ نے جواب دیا، "تُو تو اسرائیل کا اُستاد ہے۔ کیا اِس کے باوجود بھی یہ باتیں نہیں سمجھتا؟ مَیں تجھ کو سچ بتاتا ہوں، ہم وہ کچھ بیان کرتے ہیں جو ہم جانتے ہیں اور اُس کی گواہی دیتے ہیں جو ہم نے خود دیکھا ہے۔ تو بھی تم لوگ ہماری گواہی قبول نہیں کرتے۔ مَیں نے تم کو دنیاوی باتیں سنائی ہیں اور تم اُن پر ایمان نہیں رکھتے۔ تو پھر تم کیونکر ایمان لاؤ گے اگر تمہیں آسمانی باتوں کے بارے میں بتاؤں؟ آسمان پر کوئی نہیں چڑھا سوائے ابنِ آدم کے، جو آسمان سے اُترا ہے۔

اور جس طرح موسیٰ نے ریگستان میں سانپ کو لکڑی پر لٹکا کر اونچا کر دیا اُسی طرح ضرور ہے کہ ابنِ آدم کو بھی اونچے پر چڑھایا جائے، تاکہ ہر ایک کو جو اُس پر ایمان لائے گا ابدی زندگی مل جائے۔ کیونکہ اللہ نے دنیا سے اِتنی محبت رکھی کہ اُس نے اپنے اکلوتے فرزند کو بخش دیا، تاکہ جو بھی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ابدی زندگی پائے۔ کیونکہ اللہ نے اپنے فرزند کو اِس لئے دنیا میں نہیں بھیجا کہ وہ دنیا کو مجرم ٹھہرائے بلکہ اِس لئے کہ وہ اُسے نجات دے۔

جو بھی اُس پر ایمان لایا ہے اُسے مجرم نہیں قرار دیا جائے گا، لیکن جو ایمان نہیں رکھتا اُسے مجرم ٹھہرایا جا چکا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ کے اکلوتے فرزند کے نام پر ایمان نہیں لایا۔ اور لوگوں کو مجرم ٹھہرانے کا سبب یہ ہے کہ گو اللہ کا نور اِس دنیا میں آیا، لیکن لوگوں نے نور کی نسبت اندھیرے کو زیادہ پیار کیا، کیونکہ اُن کے کام بُرے تھے۔ جو بھی غلط کام کرتا ہے وہ نور سے دشمنی رکھتا ہے

اور اُس کے قریب نہیں آتا تاکہ اُس کے بُرے کاموں کا پول نہ کھل جائے۔ لیکن جو سچا کام کرتا ہے وہ نور کے پاس آتا ہے تاکہ ظاہر ہو جائے کہ اُس کے کام اللہ کے وسیلے سے ہوئے ہیں۔"